



## سوال

(251) بدعت آمیز عمل ناقابل قبول ہوتا ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَوَرَدَ))

”جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

کیا بدعتی کا وہی عمل غیر مقبول ہوتا ہے جو بدعت ہے یا (اس کی وجہ سے) اس کے تمام اعمال غیر مقبول ہو جاتے ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بدعتیں کئی طرح کی ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو دین کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں، کچھ وہ ہیں جن کا تعلق عباد کے طریق ادا نیگی سے ہے، یا دین میں کسی غیر مقبول ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَدْ مَنَّآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَعَلِمْنَا بِهٖمَاۤی نَنْتُوْزَا

”ہم ان عملوں کی طرف آئیں گے جو انہوں نے کئے اور انہیں بکھرا ہوا غبار بنا دیں گے۔“ (الفرقان: ۲۳/۲۳)

اگر بدعت کا تعلق عبادت کی کیفیت سے ہو مثلاً اجتماعی طور پر ذکر، تکبیرات اور تلبیہ ادا کرنا، یا بدعت اس قسم کی ہو کہ دین میں ایک نیا کام شروع کر دیا جائے جو شریعت میں موجود نہیں مثلاً میلانا، تو یہ عمل مردود اور ناقابل قبول ہوگا۔

کیونکہ صحیحین میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مروی ہے:

((مَنْ أَحَدَثَ فِیْ أَمْرِنَا لَیْسَ مِنْہٗ فَوْرَدَ))



”جس نے ہمارے اس دین میں ایسا نیا کام نکالا جو اس میں اس نہیں ہے تو بہ مردود ہے۔“

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عقیفی، صدر : عبدالعزیز بن باز۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 290

محدث فتویٰ